سوال

(313) بیوی کےلیے وصیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا بڑا بھائی فوت ہوا، اس کا ایک مکان تھا جس کی مالیت تقریباً بارہ لاکھ روپے ہے، اس نے وصیت کی تھی کہ اس مکان میں سے نصف میری بیوہ کو دے دیا جائے، کیا یہ وصیت جائزہے؟ نیز ہم تین بھائی اوردو بہنیں زندہ ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کے قوانین بتدریج پایہ تکمیل کوپہنچے ہیں، دورجاہلیت میں میت کا تمام مال ااس کی بیوی اوراولاد بلکہ خاص بیٹوں کوملتا تھا۔ والدین اوردیگراقارب محروم رہتےتھے۔ اللہ تعالیٰ نے وصیت کاقانون اتاراکہ اگرمرنے والامال وغیرہ چھوڑکرجارہاہے تواسے چاہیے کہ اپنے والدین اوردیگراقارب کےلیے وصیت کرکے جائے۔ چنانچہ ارشادباری تعالیٰ ہے: ''جب تم میں سے کسی کی موت قریب آئے تواس کےلیے ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین اوردیگررشتہ داروں کےلیے انصاف کے ساتھ وصیت کرے بشرطیکہ اس نے مال وغیرہ چھوڑا ہو۔ [1]

اس وقت وصیت کرنافرض تھا، لیکن اس وصیت کے ذریعے لوگ ایک دوسرے کو نقصان پہنچادیتےتھے۔ پھراللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں آیت میراث نازل فرمائی اوراس کے ذریعے تمام ورثا کاحصہ متعین کردیا۔ اس آیت کے ذریعے ہرحقدار کواس کاحق دے دیاگیا اورورا ث کے حق میں وصیت کومنسوخ کردیاگیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پراعلان فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ہرحقدارکواس کاحق دے دیا ہے، اب وصیت کے ذریعے کسی وارث کوکچھ بھی نہیں دیاجاسکے گا۔'' [2]

البتہ جن ورثا کواس کی جائیداد سے حصہ نہیں ملتاان کے حق میں جائزطورپروصیت کی جاسکتی ہے۔ صورت مسؤلہ میں اللہ تعالیٰ نے خاوندکی جائیدادسے بیوی کاحصہ دیا ہے لہٰذااس کے لیے وصیت کے ذریعے کوئی مال دینانا جائزہے۔ اس بنا پر مرنے والے نے جو بیوی کے متعلق وصیت کی ہے وہ کالعدم ہے۔ اب اسے بارہ لاکھ میں سے چوتھا حصہ تین لاکھ ملیں گے کیونکہ مرنے والااس کاخاوندلاولد ہے باقی نولاکھ روپیہ تین بھائیوں اوردوبہنوں میں اس طرح تقسیم کیاجائے کہ ایک بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظر نولاکھ روپے کوآٹھ حصوں میں تقسیم کردیاجائے۔ ایک حصہ ایک لاکھ بارہ ہزارپانچ صدروپیہ ہے جومیت کی ایک بہن کوملے گا اوراس کا دوگنا دولاکھ پچیس ہزارروپیہ ایک بھائی کودے دیا جائے۔ بیوی کواس کے حصے کے علاوہ وصیت کے ذریعے کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اس کے حق میں وصیت کالعدم ہے۔

---

[1]البقرہ : ۱۸۱۔

[2]ترمذی، الوصایا : ۲۰۲۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد4۔ صفحہ نمبر:287

محدث فتویٰ